کیا الحکم بند ہے

الحکم کیا ہے! اسکے لئے پرانے قصوں کو الحکم کا بانی اور اسکے مدیر کب تک دہرائیں گے۔ مسیح موعود کا یار دلربا خلیفۃ المسیح اول ثانی کے اپیلیں۔ اگر ایک زندہ قوم کے سامنے ہیں تو انکو دہرانا کیا معنی۔ مجھے آج ان احباب کا شکوہ قوم کے سامنے کہنا ہے۔ جو الحکم کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ جسکا الحکم حقدار نہیں اور جسکو وہ برداشت نہیں کرسکتا۔ ایسے احباب ان اپیلوں کے لفظوں کو غور سے دیکھیں وہ الحکم کیلئے کیا فتوٰی دیتے ہیں۔

الحکم اب اپنے دفتر سے ہمیشہ شائع ہوکر نہایت احتیاط کے ساتھ پوسٹ آفس میں ڈالدیا جاتا ہے اور قادیان کے پوسٹ آفس میں سے یقیناً بہت اچھی طرح سے روانہ کردیا جاتا ہے۔ تقریباً ۴ مہینے سنہ ۱۹۲۱ء سے گذرتے ہیں ۶ ماہ کے بعد الحکم بعض احباب کے نام وی پی کیا گیا۔ وی پی سے پیشتر انکو کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے۔ الحکم میں اعلان کیا گیا جاتا ہے۔

مگر جب وی پی وہاں جاتا ہے تو بعض احباب وی پی واپس کرنے کے ساتھ ہی ایک کارڈ لکھ بھیجتے ہیں۔ الحکم کبھی باقاعدہ نہیں نکلتا اس لئے وی پی لینے کا کیا فائدہ۔ خدا را غور کرو اور انصاف سے کام لو۔

کیا الحکم کا ایڈیٹر الحکم کو چھاپ کر گھر میں ردی بنانے کے لئے اسکو جمع کرتا ہے۔ کیا اسکو شوق ہے کہ اسکے خریدار اس سے بدظن ہوں اور وہ کہیں کہ دیکھو الحکم نہیں نکلتا۔ جبکہ الحکم باقاعدہ نکلتا ہے۔ اور پوسٹ ہوتا اور پھر خریداروں کی چٹھیں بھی درست ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ پھر ایڈیٹر کو یہ کہکر مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ کہ اخبار نہیں نکلتا۔ ایک بدظنی ہے ایک بُری رائے ہے۔ جو الحکم کے لئے قائم کرلی گئی ہے۔ اور اب وہ خواہ الحکم باقاعدہ نکلے یا نہ نکلے وہ دور نہیں ہوسکتی۔ الحکم کے اندر نقص ہیں یا انکے متعلق مجھے لکھو میں انکو دور کروں نہیں اسکی حالت درست کروں۔ لیکن یہ عجب نہیں کہ اس پرچے کو جو ہمیشہ آپکے نام پوسٹ ہوتا ہے۔ اسکو یہ کہکر رد کردیا جائے کہ نا ظر

انوار احمدیہ پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر قادیان میں چھپا

ناظر بیت المال کی اپیل اور اخبارات کی رازنی

ناظر بیت المال صاحب نے حال میں ایک اپیل شائع کی ہے جسپر ہمارے مخالف اخبارات بہت خوش ہو رہے ہیں۔ کہ دیکھا حقیقت ظاہر ہو گئی ۔ اور احمدیوں کی مالی حالت کا پتہ لگا نادان معترض اتنا خیال نہیں کرتے کہ مالی کمزوری تو کام کی وسعت کا پتہ دیتی ہے ۔ کیا اس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ زندہ اور ترقی کیطرف جانے والی احمدی قوم چندوں میں کمزور ہے ہرگز نہیں بلکہ چندوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اسکے اخراجات اس سے بھی زیادہ ۔ قادیان میں دو قسم کی مدات ہیں ایک صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت

دوسری نظارتوں کے صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت مندرجہ ذیل صیغے ہیں ۔ ہائی سکول احمدیہ کالج ۔ (عربی کالج) گرل سکول صیغہ ڈاک خلیفۃ المسیح و لائبریری ۔ ریویو آف ریلیجنز اردو انگریزی ۔ یتامیٰ مساکین ۔ ابن سبیل وظائف لنگر خانہ ۔ جلسہ بہشتی مقبرہ ۔ تعمیر وغیرہ ان سب کے بجٹ ہیں اور سب کا علیحدہ علیحدہ خرچ ہے ۔

پھر نظارتوں میں صیغہ تعلیم و تربیت ہے جسنے بہت سے پرائمری سکول اور چند مڈل سکول قائم کئے ہیں ۔ پھر صیغہ تالیف و اشاعت اسکے ماتحت علماء کی ایک جماعت تالیف کا کام کرتی ہے ایک اخبار اور ایک رسالہ اسکے ماتحت ہے ۔ تمام ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر یہ صیغہ تبلیغ کا کام کر رہا ہے ۔

اس کمزور حالت میں بھی مشنری سیلون ۔ چین ۔ امریکہ ۔ لنڈن ۔ نائیجریا ۔ جانے کے لئے بعض پاسپورٹ لئے بیٹھے ہیں ۔ صرف جہاز کے امید وار ہیں ۔ اور بعض پاسپورٹ کی درخواست کئے ہوئے ہیں ۔ جگہ جگہ مشن کھولے جا رہے ہیں حال ہی مولوی فاضلوں کی ایک تعداد مشنری ورک سیکھنے کے لئے بعض قابل اساتذہ کے سپرد کی گئی ہے ۔

اس صیغہ کا خرچ بہت زیادہ ہے ۔...

امریکہ اور لنڈن کے اخراجات آگے ہی بہت ہیں ۔ مگر اور دیگر مشنری دوسرے ملکوں کے لئے تیار ہیں اور احمدی جماعت اپنے مالوں سے بڑے زور کے ساتھ اس مجاہدہ میں لگی ہوئی ہے ۔ وہ بڑی بڑی قربانیاں کر رہی ہے اور اگر ساری دنیا کے اندر یکدم مشن جاری کر دئے جائیں ۔ تو بھی دنیا دیکھ لے گی کہ احمدیہ قوم کبھی یہ نہیں کہے گی :۔ کہ ہمارے پاس اب کچھ نہیں ہے ۔

وہ اپنی جائدادوں تک بیچنے کے لئے تیار ہے اور سلسلہ کے اخراجات کو پورا کریگی ۔

حال ہی میں ۔ لنڈن کی مسجد کے لئے لاکھ روپیہ قریب جو چند دنوں میں جمع کیا گیا ہے ۔ کیا وہ ہماری زندگی کی دلیل نہیں ۔ اسکے بعد فوراً ہی ایک قومی ضرورت کے لئے ڈیڑہ لاکھ کی ضرورت پڑی جو ایک مہینہ میں جمع ہونا چاہئے تھا قوم کو کہا گیا ۔ ایک مہینے کے اندر وہ ڈیڑہ لاکھ ہی جمع ہو گیا گویا تمام اخراجات کے علاوہ ڈہائی لاکھ کے اخراجات فوری نکلے اور وہ قوم نے پورے کر دئے کیا اسکے بعد بھی دشمن اعتراض کر سکتا ہے اور کیا وہ ایسی قوم کو زندہ قوم نہ کہے گا ۔ جو اپنے امام کے حکم کو فوراً پورا کر کے رکھ دیتی ہے ۔

پھر ۔ نظارت امور عامہ ہے اسکے ماتحت ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ ہے ۔ اسی طرح ناظر بیت المال کا محکمہ ہے ۔ پھر قضاء ۔ اور افتاء کا محکمہ ہے ۔ اس کے علاوہ ایک انگریزی ہسپتال ہے جسمیں ایک سب اسسٹنٹ سرجن ایک اور تجربہ کار ڈاکٹر ۔ تین کمپونڈر وغیرہ کام کرتے ہیں ۔ غریب بیماروں کو کھانا وغیرہ بھی دیا جاتا ہے ۔ اور ایک یونانی ہسپتال ہے جسمیں ابھی سال ختم نہیں ہوا کہ بیس ہزار سے اوپر مریض درج رجسٹر ہو چکا ہے ۔

بہت سے طالب علم کالجوں میں وظیفے پاتے ہیں ۔ وغیرہ اخراجات اسقدر ہیں ۔ جسپر کئی لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ پس یہ ایک مٹھی بھر جماعت اتنے بڑے اخراجات کا بوجھ اٹھائے ہوئے ساری دنیا میں اپنی مشن قائم کرنے کا عزم بلند رکھتی ہے ۔ ہمارے امام کی آرزو ہے کہ دنیا کے ہر ایک شہر میں بلکہ محلہ محلہ میں مشن قائم کئے جاویں ہر زبان کے مشنری تیار ہو رہے ہیں سکھوں کے لئے عیسائیوں کے لئے آریوں کے لئے وغیرہ ۔

گورمکھی ۔ سنسکرت وغیرہ زبانیں مبلغین کو پڑھائی جا رہی ہیں ۔

پس اتنا بڑا کام کرنے والی جماعت اگر یہ شکایت کرے کہ ہمارے خزانہ میں روپیہ نہیں تو یہ ہنسنے کی بات نہیں کیونکہ اگر ہماری آمدنی دس لاکھ نہیں دس کروڑ ہو جائے تو بھی یقیناً وہ خرچ ہو کر ہی ۔ پھر ہم مقروض ہوں گے ۔

پس یہ حالت پر بجز دشمن خوش نہو بلکہ روئے ۔ کیونکہ وہ دشمن جو مالدار بنتا ہے ۔ وہ اسقدر کام نہیں کرتا ۔

پھر مقروض ہونا کوئی دنیا میں کمزوری کی علامت ہے تمام بڑی بڑی گورنمنٹیں مقروض ہیں کیا وہ کمزور ہو گئی ہیں ۔

پس دیکھو تم جنکو کمزور کہتے ہو وہ آہستہ آہستہ دنیا میں پھیل رہے ہیں اور جلد دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ دنیا میں یہ ایک ہی

بقیہ صفحہ ۶

امریکہ میں احمدی ہوا۔ اور ہندوستان سے واپس چلا گیا۔ اسکو بہت افسوس ہوا۔ کہ وہ کیوں قادیان نہ گیا مسٹر روب نے وہاں کے لوگوں میں احمدیت کا پرچار کیا اور بعض پتے قادیان بھیجے حضرت مفتی صاحب نے انمیں سے ایک شخص سے خط وکتابت کی۔ جسکا جواب مسٹر موصوف نے نیویارک سے ۸ر مارچ سنہ ۲۶ء کو دیا۔

مسٹر موصوف کا نام انڈرسن ہے۔ وہ اپنے خط میں اپنے خیالات کا اظہار اسطرح سے کرتا ہے آپ کا ۲۸ جنوری سنہ ۲۶ء کا لکھا ہوا نوازش نامہ مجھے ملگیا۔ اور اب یہ جواب لکھتا ہوں۔ اکثر اوقات مجھے مسٹر روب کے ذریعہ ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہتے ہیں۔ جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ مجھے اسکے بعض آرٹیکلوں سے حقیقی دوہری دلچسپی ہے۔ کیونکہ وہ واقعات حقہ پر لکھے جاتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت میں تحقیق حق کا شوق ہوگا۔ اسکی نظر میں وہ بہت قابل قدر ہونگے۔ میں خود اسے خریدنا چاہتا ہوں۔ اور امید ہے کہ اس ماہ میں اسکی قیمت ارسال کرونگا۔

احمدیت میں مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے۔ اور میں اس امر میں تم سے متفق الرائے ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے۔ کہ وہ اسلام کے مختلف فرقوں کو ایک کردیں اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ مقدس انسان ہی مہدی ہے۔ یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے۔

آخر میں وہ لکھتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے تمام فرقوں میں ایک وحدت پیدا ہونیوالی ہے۔ اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکیگا۔ جیسا کہ بالعموم سال یعنی ساتویں صدی سے لیکر نیا ہوں صدی تک چمکتا رہا۔ اب میں اس خط کو ختم کرتا ہوں اور امید وار رہوں کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبریں مجھے ملیں گی۔ میں ہوں تمہارا سچا دوست انڈرسن

ان خطوط سے خوب معلوم ہوسکتا ہے کہ امریکن بھروں نے مسیح موعود کو کس نظر سے شناخت کیا تھا۔ انہوں نے اپنی دوربین نگاہ سے دیکھا۔ کہ یہ وہ شخص ہے جسکے ذریعہ سے اسلام اب ترقی کریگا۔

پس اے ہندوستان کے لوگو۔ دیکھو غیر اقوام کے لوگوں نے غیر ملک کے لوگوں نے اس چھوٹے سے پودے کو جو زمین میں لگایا گیا ہے دیکھا اور شناخت کرلیا۔ کہ اب اسی کے ذریعہ سے اسلام کو عروج حاصل ہوگا۔ آؤ اور اب اپنے خیالات کو صاف کردو۔ تاکہ ہم ملکر اپنے اصل مقصود کیطرف روانہ ہوں۔ ان لوگوں میں کسقدر اخلاص تھا اور نہ معلوم انہوں نے امریکہ کے لئے کیسی کیسی دعائیں کی ہونگی۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں حضرت مفتی صاحب امریکہ پہونچ گئے۔ تاکہ مردہ دلوں کو زندہ کریں اس سے اس قوم کی ترقی کی رفتار آسانی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ جسکو دنیا کی قومیں ابھی تک حقیر سمجھی ہوئی ہیں۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں جبکہ اسمیں طاقت نہ تھی کہ امریکہ میں اپنی مشنری بھیجے اسوقت خطوں کے ذریعہ سے کام جاری تھا۔ اور خطوں کے ذریعہ سے امریکہ کو مسلمان بنا لینے کی تجاویز درپیش تھیں۔ اسپر کوئی زمانہ نہیں گذرا کہ یہی مبلغ جو خطوں سے کام کرتا تھا۔ دنیا کا بڑا سفر کاٹ کر وہاں پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کے نام وی پی آتے ہیں
وصول فرما کر مشکور فرماویں
والسلام
شیخ محمود احمد

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا

مولوی جلال الدین بھکوال

گذشتہ سے پیوستہ

جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ اسلام مذہبی معاملہ میں جبر واکراہ جائز نہیں رکھتا۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ مسلمان کیوں لڑے۔ اور انہوں نے کیوں جنگیں کیں۔

مسلمانوں کا لڑنا دفاعی طور پر تھا

سو جاننا چاہیئے کہ مسلمانوں کا لڑنا اسلئے نہیں تھا کہ وہ دوسروں کو مسلمان بنائیں۔ بلکہ انکا جنگ کرنا دفاعی طور پر تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے ظاہر ہے۔

پہلی آیت پہلی آیت جسمیں جنگ کرنے کی اجازت ہوئی۔ وہ یہ ہے۔ ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور۔ جب کافروں نے اس بات پر عزم کرلیا کہ تلوار کے ساتھ مسلمانوں کا خاتمہ کردیں تب اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو دفاعی جنگ کی اجازت فرمائی۔ اور فرمایا کہ خدا تعالےٰ مدافعت کرتا ہے۔ ان لوگوں سے جو ایمان لائے۔ خدا تعالیٰ خوان کفور کو پسند نہیں کرتا۔ اور اجازت کیوں دی۔ اسکا جواب بھی خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ دیا ہے کہ اذن للذین یقاتلون فی سبیل اللہ بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ کہ مسلمانوں کو لڑنیکا اذن اس لئے دیا گیا۔ ہے۔ کہ ان پر ظلم کیا گیا۔

مثل مشہور ہے کہ عوض معاوضہ گلہ ندارد ان تیرہ سالہ مکی تکالیف کیطرف نظر اٹھا کر جو کہ صحابہ نے کفار سے اٹھائیں تھیں۔ بعض کو انمیں سے قتل کیا گیا۔ بعض کو جلا وطن کیا گیا۔ یہانتک کہ رسول کریم کے پاک بدن پر پتھر مارے گئے۔ اور قتل کے درپے ہوئے اور ایک رات تمام قبائل کے جوانوں نے ملکر آپکے گھر کا محاصرہ کیا۔ تب پھر خدا تعالےٰ نے دفاعی

بچاکر نکال لیا۔ پھر آپ نے وہاں سے مدینہ کیطرف ہجرت کی۔ کفار نے آپکا تعاقب کیا جب رسول کریم مدینہ پہنچے پھر بھی انہوں نے لوگوں کے اسلام اختیار کرنے میں قسم قسم کی رکاوٹیں پیدا کیں۔ اور نومسلموں کو تکلیفیں دیں۔ تب خدا تعالےٰ نے بھی مسلمانونکو دفاعی جنگ کی اجازت فرمائی

حدیث اسی لئے نبی کریم فرماتے ہیں۔

امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ کہ مجھے لوگوں سے لڑنیکا حکم دیا گیا ہے۔ (حتی غرض و غائت کیلئے آتا ہے) اس حدتک کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ اور اگر کوئی لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہے تو اسکو کوئی نہ روکے۔ پس اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں کا لڑنا امن پیدا کرنیکی غرض سے تھا۔ نہ جبراً مسلمان بنانے کے لئے۔

پھر واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں نے کبھی بھی کسیکو زبردستی سے مسلمان نہیں بنایا صلح حدیبیہ میں علاوہ اور شرائط کے ایک یہ شرط بھی تھی۔ کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو جاوے تو اسکو مکہ کیطرف واپس بھیجدینا ہوگا۔ اور اگر کوئی مسلمانوں سے اپنے پہلے مذہب میں آ جائے تو اسکو بھی واپس کرنا ہوگا۔ پس اگر زبردستی کر مسلمان بنایا جاتا تو پھر کیوں مسلمانوں کو مکہ کیطرف واپس کرنیکی شرط کو تسلیم کیا جاتا۔ پھر فتح مکہ پر جب تمام رؤسا و مکہ مسجد الحرام میں جمع کئے گئے تو اسوقت آپ نے انکو مخاطب کرکے فرمایا کہ بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ سو اسوقت میں جبکہ وہ آپکے سامنے قید کرکے لائے گئے تھے اور آپ جو حکم و تیں تھے انکو مجبوراً بجالانا پڑتا تھا۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ بلکہ فرمایا لا تثریب علیکم الیوم کہ آج تمپر کوئی سرزنش نہیں ہے۔ آگے وہ اس ہمدردی اور اعلیٰ اخلاق کو دیکھکر مسلمان ہو گئے بہرحال ایسا کوئی بھی واقعہ نہیں پایا جاتا۔ کہ مسلمانوں نے کسیکو زبردستی مسلمان بنایا ہو۔ پھر مخالفین کا یہ کہنا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ بالکل غلط ہے۔

نبی کریم کے ابتدائی حالات پر نظر ایک عقلمند انسان کے سمجھنے کیلئے آپ کے دعویٰ کے وقت پر نظر ڈالنا ہی کافی ہے آپنے دعویٰ کیا تھا تو اسوقت آپ کے پاس کونسی تلوار تھی آپ کے پاس کونسے سامان حرب تھے نہ ہی آپ کسی معزز عہدہ پر سرفراز تھے۔ اور نہ ہی آپ دنیاوی جاہ و حشمت رکھتے تھے۔ کہ دنیاوی لالچ سے ہی لوگ آپکی اتباع کرتے ترقی کے عدم اسباب ظاہری کی حالت میں جنہوں نے آپکی اتباع کی کیا وہ تلوار کے زور سے کی تھی ہرگز نہیں۔ پس یہ کہنا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ بدیہی البطلان ہے۔ اسلئے کہ اگر آپ کے ہاتھ میں شروع سے تلوار ہوتی۔ تو آپکو کیوں تکالیف دیجاتیں۔ کیوں آپ کے سر پر اونٹ کی اوجھڑی پھینکی جاتی۔ اور کیوں آپکو پتھر مار کر زخمی کیا جاتا ہے۔ پس آپکی سوانحعمری اسبات کی کافی دلیل۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔

دوسری آیت۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم دفع شر کیلئے مقابلہ تو کرو مگر کچھ زیادتی نہ کرو۔ جیسے فرمایا۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ کہ تم ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اللہ تعالےٰ کے رستے میں لڑو لیکن زیادتی نہ کرو کیونکہ خدا تعالیٰ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔

تیسری آیت پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین کہ خدا تعالےٰ تم کو نہیں منع کرتا ان لوگوں سے جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے۔ اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ کہ تم انسے حسن سلوک کرو اور ان سے احسان کرو اور انصاف کرو۔ ان سے کیونکہ خدا تعالےٰ منصفوں کو پسند کرتا ہے۔

چوتھی آیت پھر فرمایا۔ الا تقاتلون قوماً نکثوا ایمانھم وھموا باخراج الرسول وھم بدؤکم اول مرۃ (توبہ) کہ کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جنہوں نے کہ اپنی قسموں کو توڑا اور رسول کو نکالنے کا قصد کیا۔ حالانکہ ابتداء انہی کیطرف سے ہوئی ہے۔ اسمیں خدا تعالےٰ نے حفاظت خود اختیاری کے طور پر لڑنیکا اذن دیا ہے۔

پانچویں آیت ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا۔ اگر خدا بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو عبادت گاہیں اور گرجے اور مساجد جنمیں خدا تعالےٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سب مسمار کیجاتیں۔ پس اس آیت میں بھی خدا تعالےٰ نے قتال کی حکمت بتائی ہے۔ کہ لڑنیکا حکم جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے وہ اسلئے ہے۔ تاکہ دنیا میں امن قائم ہو جائے اور ہر ایک اپنے مذاہب کی عبادات کو امن سے ادا کر سکیں۔

ساتویں آیت۔ پھر ناحق قتل کرنیوالیکے لئے فرمایا۔ من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً۔ کہ جس شخص نے کسی نفس کو بغیر بدلہ کسی نفس کے یا زمین میں فساد برپا کرنیکے لئے قتل کیا تو اسکا گناہ اتنا ہے گویا اسنے تمام جہانکو قتل کیا۔

فساد کی ممانعت پھر خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ فساد سے ممانعت فرمائی ہے۔ جیسے فرمایا۔

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا (اعراف ع ۷)
یعنی زمین میں اصلاح کے ہوتے ہوئے فساد مت کرو۔

(۲) ولا تطیعوا امر المسرفین الذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون (شعراء ع ۹) کہ تم مسرفوں کے امر کی اطاعت نہ کرو۔ جو کہ زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

(۳) والذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار (رعد ع ۳) جو لوگ اللہ تعالےٰ کے عہد کو توڑتے ہیں اور قطع رحمی کرتے ہیں۔ اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور انکے لئے برا گھر ہے۔

(۴) ولا تبغ الفساد فی الارض ان اللہ لا یحب المفسدین (قصص ع ۸) کہ تو زمین میں فساد کی مت خواہش کر کیونکہ اللہ مفسدین کو پسند نہیں کرتا۔

پس مذکورہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ اسلام فساد کو بہت برا سمجھتا ہے۔

اعتراض بعض لوگ آیت قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون سے نکالتے ہیں کہ اسلام غیر مذہب سے لڑنیکا حکم دیتا ہے۔

جواب۔ جاننا چاہئیے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی انبیاء سے جو حضرت موسیٰ کے بعد آئے یہ بھی خصوصیت ہے کہ آپکو دونوں عہدے سیاست اور نبوت کے عطا کئے گئے تھے۔ اسلئے بلحاظ بادشاہ ہونیکے آپکو جنگ بھی کرنی پڑتی تھی۔ ورنہ جرائم پیشہ لوگوں کو علیحدہ کر کر دوسروں کے ساتھ جو خدا تعالےٰ نے سلوک کرنیکا حکم فرمایا ہے۔ وہ اس آیت سے ظاہر ہے وقل للذین اوتوا الکتب والامیین ء اسلمتم فان اسلموا فقد اھتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ (آل عمران) اہل کتاب اور امیوں کو یہ کہدے کہ کیا تم اسلام لے آئے۔ اگر وہ اسلام لے آئیں تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر گئے اور اسلام نہ لائیں تو تجھپر صرف پہونچانا ہی ہی ہے یہ نہیں کہ تو انکو زبردستی منوائے۔

اور جس آیت کو لیکر اعتراض کیا گیا ہے اگر اسکے ساتھ کی آیات کو بھی بغور پڑھا جائے۔ تو صاف ثابت ہوگا۔ کہ یہاں پر اہل کتاب کا ذکر ہے۔ جو کھلے کھلے طور پر جرائم پیشہ ہو گئے تھے۔ اور عیسائیت اور یہودیت صرف نام کی رہگئی تھی۔ ورنہ انکو خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا تھا جیسے کہ انکے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وتریٰ کثیرا منھم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلھم السحت لبئس ما کانوا یعملون یعنی اہل کتاب سے ایسے ہیں جو گناہوں اور زیادتی میں مسارعت کرتے ہیں اور حرام مال کہاتے ہیں۔ اور لولا ینھٰھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون۔ کہ اگر بڑے بڑے علما انکو اثم اور حرام مال کہانیسے نہ روکتے وہ ضرور برا کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم (توبہ) اے مومنو بہت سے احبار اور رھبان لوگوں کے اموال باطل سے کہاتے ہیں۔ اور اللہ کے رستے سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اللہ کے رستے میں اسے خرچ نہیں کرتے انکو عذاب الیم کی بشارت دے۔ پھر فرمایا۔

ومن اھل الکتاب من ان تامنہ بقنطار یؤدہ الیک ومنھم من ان تامنہ بدینار لا یؤدہ الیک الا مادمت علیہ قائما ذالک بانھم قالوا لیس علینا فی الامیین سبیل ویقولون علی اللہ الکذب وھم یعلمون۔ (آل عمران)

بعض اہل کتاب ایسے امین ہیں کہ اگر تو انکے پاس ایک خزانہ امانت رکھے تو وہ ادا کر دینگے۔ اور بعض ان سے ایسے ہیں کہ اگر تو انکے پاس ایک دینار بھی امانت کے طور پر رکھے تو وہ ادا نہیں کرینگے مگر جب تک کہ تو اسپر کھڑا رہے یہ اسوجہ سے ہوکہ انہوں نے کہا۔ کہ ہمپر امیوں میں کوئی سبیل نہیں حالانکہ وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔ پھر فرمایا کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ ویسعون فی الارض فسادا واللہ لا یحب المفسدین (قصص ع ۸) جب کبھی انہوں نے جنگ کی آگ کو بھڑکایا خدا تعالےٰ نے اپنی پاک جماعت کے ذریعہ اسے بجھا دیا۔ اور وہ زمین میں فساد پھیلانیکی کوشش کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا پھر انکو نصیحت کے طور پر فرمایا قل یا اھل الکتاب لستم علیٰ شیء حتیٰ تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا فلا تأس علی القوم الکافرین (مائدہ ع ۱۰) اے رسول تو کہدے اے اہل کتاب تم کسی چیز پر نہیں ہو۔ جبتک کہ تم تورات اور انجیل اور اس چیز کو جو تمہاری طرف تمہارے رب نے اتارا ہے۔ قائم کرو۔ اور ضرور بہت سے اہل کتاب اس سے جو خدا تعالےٰ نے تیری طرف اتارا ہے۔ طغیان اور کفر میں بڑھینگے پس تو قوم

کا فروں پر غم نہ کھا۔
اور اہل کتاب کے کھلے کھلے جرائم کے مرتکب ہونیکی ایک یہ بھی وجہ تھی۔ کہ یہود یہ سمجھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اگر ہمیں آگ چھوئے بھی تو چندن چھوئیگی جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ذالک بانھم قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات وغرھم فی دینھم ما کانوا یفترون (آل عمران) کہ یہ ان سے جرائم کے سرزد ہونیکا باعث یہ بھی تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں چند دن آگ چھوئیگی۔
اور اسی طرح عیسائی کفارہ کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ یسوع ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو چکا ہے۔ اسلئے وہ یہی سمجھتے تھے کہ ہمیں عذاب نہیں ملیگا۔ اسواسطے اہل کتاب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہمپر سب جرائم حلال ہیں۔ اسلئے وہ ڈاکے وغیرہ مارتے تھے۔ اور لوگوں کے مال باطل سے کھاتے تھے۔ اور آئے دن لڑائیاں بھڑکاتے تھے سو انہیں امن قائم کرنے کیلئے نبی کریم کو بادشاہ ہونیکی حیثیت سے لڑنا پڑا۔

آٹھویں آیت فرماتا ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذالک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم (مائدہ ع ۵) کہ ان لوگوں کی جزاء جو خدا اور رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد کو پھیلاتے ہیں۔ یہ ہے کہ انکو قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے۔ یا انکے ہاتھ پاؤں خلاف سے کاٹے جائیں۔ یا جلا وطن کئے جائیں۔ یہ انکے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم ہے پس اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ ان لوگوں کو قتل کرنیکا حکم دیا گیا ہے جو باغی ہوں۔ اور امن میں خلل انداز ہوں۔

ایک حدیث پھر حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ اور نہ ہی صحابہ مسلمان بنانیکے لئے لڑے جیسے کہ نبی کریم فرماتے ہیں۔ لا تتمنوا لقاء العدو فاذا لقیتموھم فاصبروا (بخاری)

دوسری آیت دوسری حدیث میں آتا ہے لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ (بخاری) کہ تم دشمنوں سے ملنے کی خواہش تک نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ اگر لڑنے کا موقع آجائے تو خوب ثابت قدمی کو مقابلہ کرو۔
مذکورہ بالا تمام آیات اور حدیث سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے جو لڑائیاں کیں وہ امن کو قائم کرنے کیلئے بلحاظ بادشاہ ہونیکے تھیں۔ نہ اسلئے کہ وہ زبردستی مسلمان بنائیں۔ پس مخالفین کا اعتراض کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے بالکل غلط ہے۔

مسیح موعود کی بعثت اب اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث کیا۔ اور بغیر تلوار کے بھیجا۔ پھر اسنے آکر ایک بڑی جماعت قائم کی جو بلحاظ اسلامی خدمات کے سب سے سبقت رکھتی ہے۔ اور دنیا کا کوئی مذہب نہیں جو مذہب کے لحاظ سے انکا مقابلہ کرسکے پس آپکے ہاتھ میں تلوار نہ دی تاکہ مخالفین کا یہ اعتراض کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے مشاہدہ سے باطل ثابت کیا جائے۔ بلکہ آپ نے دنیا کے مذاہب کو اسلام کی کامل تعلیم کے ساتھ مغلوب کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ اسکی تعلیم ہی انسانوں کے دلوں کو فتح کرنیوالی ہے نہ یہ کہ وہ تلوار کی محتاج ہے۔ و السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

جیل میں تبلیغ احمدیت

سیلون کے الزام قتل کے مقدمہ کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ سیلون کے تازہ خط سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لائی سکرٹری انجمن احمدیہ سیلون جیل خانہ میں بڑے زور سے تبلیغ کر رہے ہیں اور احمد قادیانی کا پیغام۔ توحید کی باتیں ان تمام قیدیوں کو جو انکے گرد ہیں پہنچا رہے ہیں۔ وہ سب کے سب اس پیغام کو نہایت غور سے سنتے ہیں۔ جیل کے ملازموں کو بھی پیغام مسیح پہنچا دیا گیا۔ اس سے اس احمدی کے قلب کی کیفیت اچھی طرح سے واضح ہوجاتی ہے۔ کہ تبلیغ کی ایک آگ اسکے سینہ میں موجزن ہے۔ تمام احباب اس یوسف ثانی کے لئے دعا کریں۔ کہ وہ جلد اس زندان سے رہا ہوں۔ آمین۔
بعد کی آنیوالی خبروں سے معلوم ہوا کہ مقدمہ کی حالت اسوقت تک ہمارے لئے اچھی ہے۔ تمام احباب دعاؤں میں لگے رہیں۔
سیلونی دوست بڑے استقلال سے اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں۔ انکے کام میں کوئی نقص واقع نہیں ہوا انکے جوش میں کمی نہیں ہوئی بلکہ وہ آگے سے تبلیغ کے میدان میں سرگرم ہیں۔

نہیں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ الحکم بالکل ٹھیک وقت پر نکلتا ہے اور گزشتہ دس ماہ کے اندر کوئی پرچہ الحکم کا ایسا نہیں جو طبع نہ ہوا ہو۔ اگر آپ کو الحکم کی خریداری منظور نہیں تو چھ مہینے پرچہ لیکر اسکے ساتھ یہ سلوک کرو پہلے دن ہی لکھدو کہ الحکم بند کردو۔ الحکم آپ کی قدر دانی کا مشکور ہوگا۔

(۲) مجھے ان احباب سے بھی شکوہ ہے جو ملازمت پیشہ ہیں اور اپنی تبدیلی پر کبھی انہوں نے دفتر میں چٹ بدلنے کیلئے نہیں لکھا پھر الحکم پرانے پتہ پر جاتا رہے اور جاتا رہتا ہے تو بعض احباب تو ایسے گم ہوتے ہیں۔ کہ پھر الحکم کو یہ خبر نصیب نہیں ہوتی کہ وہ کہاں ہیں۔ اور بعض دو تین ماہ کے بعد شکایت لکھ بھیجتے ہیں۔ وہ اتنا نہیں جانتے کہ الحکم کا منیجر یا ایڈیٹر عالم الغیب نہیں اسکو آپکا کسطرح پتہ لگ سکتا ہے بعض پرچے پرانے پتہ پر جاتے رہتے ہیں آخر بعض ہندوں نے خدا کا خوف کیا کر یہ لکھدیا کہ آپکا نقصان ہو رہا ہے آپ پرچہ نہ بھیجیں۔

(۳) پھر مجھے ان احباب کا بھی افسوس کے ذکر کرنا پڑا ہے۔ جو بڑے اخلاص سے الحکم جاری کراتے وی پی کیلئے بڑے زور سے لکھتے ہیں۔ جب دفتر سے وی پی گیا سب وعدے توڑ کر رکھدئے جاتے ہیں۔ اور الحکم واپس کردیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تین قسم کے حضرات کے نزدیک الحکم ہر وقت خواہ وہ پریس میں ہو۔ اور خواہ وہ ڈاکخانہ میں یا انکے ہاتھ میں وہ بند ہے تعجب کی بات ہے کہ الحکم ماریشس مالابار۔ رنگون۔ برما۔ افریقہ۔ حیدر آباد۔ مدراس وغیرہ علاقہ کے لوگوں کے لئے بند نہیں۔ مگر ان احباب کے لئے بند ہے جو قریب رہتے ہیں کاش احباب ان ذرائع سے الحکم کو تباہ نہ کریں۔ اور اسطرح سے اپنے ہاتوں اسکو موت کے گھاٹ نہ اتاریں۔ کسقدر رنج دفتر الحکم مفت دیکھتا ہے۔ اسطرح سے اگر

سو میں سے دس آدمی بھی کریں۔ یا پانچ ہی کریں تو سخت قابل افسوس ہے۔ میرے دوستو ان باتوں کو ذرا سوچو ہمارا امام ہمکو الحکم کے لئے گذشتہ جلسہ پر کیا کہتا تھا۔

امریکہ میں ۲۰ سال قبل کے احمدی اور انکے خیالات

امریکہ میں سب سے پہلا احمدی مسٹر الکزینڈر رسل ویب ہے۔ مسٹر موصوف نے ہندوستان کا سفر کیا ہے حتیٰ کہ وہ لاہور میں بھی آیا۔ مگر بعض لوگوں کی وجہ سے قادیان حاضر ہونے سے محروم رہا جسکا اسکو بعد میں بہت افسوس ہوا۔ اسنے امریکہ میں احمدیت کا چرچا کیا اور بعض لوگ اسکی باتوں کی طرف متوجہ بھی ہوئے۔ ہندوستان سے واپس جانے کے بعد مسٹر رسل ویب صاحب نے مقام اور فورڈ ملک امریکہ سے حضرت مفتی صاحب کو ۹ مارچ ۱۹۰۲ء کو ایک خط لکھا۔ یہ خط مفتی صاحب کے ایک خط کے جواب میں تھا۔ جو مفتی صاحب نے ۲۲ر فروری سنہ کو ہندوستان سے مسٹر موصوف کے نام لکھا تھا۔

مسٹر موصوف نے اپنے خط کو اسطرح سے شروع کیا ہے۔

مائی ڈیر برادر السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپکا عنایت نامہ مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۰۲ء مجھے ابھی ملا ہے۔ اور اسے پڑھکر مجھے بہت فرحت حاصل ہوئی۔ مجھے اس بات کا سننا تسکین بخش ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میری ان کوششوں میں دل سے دلچسپی لیتے ہیں۔ جو کہ میں اسلام کی شاندار صداقتوں کو یہاں پھیلانے میں کر رہا ہوں۔ چونکہ میرا کام مشکل اور بعض دفعہ نا امید کرنیوالا ہے اسواسطے یہ خبر پاکر مجھے فرحت حاصل ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب اور آپ میرے واسطے دعا مانگتے ہیں جب میں ہندوستان گیا تو مجھے یقین تھا۔ کہ

ہمارے مسلمان بھائی میری حتی الوسع مدد کرینگے میرے خیال میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ مسلمان کہلاکر کوئی میری مخالفت کریگا۔ اور میری کوششوں میں روک ڈالیگا۔ میں نے انکو صاف کہدیا تھا کہ بہت سے عیسائی میری مخالفت کرینگے۔ اور مجھے ناکام کرنے کیلئے مجھے الزام لگائینگے۔ اور ہر قسم کی مخالفت کرینگے۔ مینے انکو سمجھایا تھا کہ ان عیسائیوں کی باتوں کو نہ سننا۔ اور یہ سوچنا کہ انکا مدعا کیا ہے۔ لیکن جونہی یہاں کے عیسائیوں کی مخالفت کی خبر ہند میں پہنچی وہاں کے بے ایمان مسلمان میرے مخالف ہوگئے۔ اور ہر طرح مجھے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی میرے ساتھ جو وعدے انہوں نے کئے تھے ان سبکو بھلا دیا۔ اور اپنے اقراروں کو توڑنے کیلئے صرف بہانہ کے طلبگار رہے۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ ان لوگوں نے کیوں ایسا کیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ انکا مذہبی علم صرف سطحی ہے۔ سچائی روشنی ان میں نہیں پائی جاتی۔ اور مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری انکے دلوں میں نہیں ہے۔

اسکے بعد وہ لکھتا ہے کہ اچھا ہوا کہ ان لوگوں کے میرے ساتھ تعلقات نہ رہے۔ پھر وہ دو نو مسلموں کا ذکر کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ آپ ان سے خط وکتابت کریں کیونکہ یہاں کے مسلمان ہند کے مسلمانوں سے خط وکتابت کرکے بہت خوش ہوتے ہیں۔ آخر میں وہ کہتا ہے کہ مجھے اپنا پیارا بھائی حسن علی بہت یاد ہے اور وہ وقت مجھے یاد ہے جو کہ میں نے اسکی صحبت میں گذارا اسنے اپنی سمجھ کے مطابق نیکی کی سعی کی لیکن میری طرح اس نے بھی غلطی کھائی مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی کہ وہ مرنے سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوچکا تھا۔

جب میں ہند میں تھا اس نے میری مدد کی اور میں کہتا ہوں کہ وہ اور میں دونو ملکر اسی وقت قادیان کیوں نہ گئے۔ یہ وہ پہلا شخص تھا جو

مالاباری مراسلہ

حال میں ہمارے پاس مالابار کی ڈاک بہت سی خبریں لیکر آئی ہے ۔ ابن حامد صاحب کے نام سے ہمارے قارئین کرام خوب واقف ہیں ۔ آپ مالابار میں خصوصیت سے الحکم کے لئے نامہ نگاری کا کام کرتے ہیں ۔ آپ کو الحکم سے بہت محبت ہے ۔ اور اسکی ترقی و اشاعت کیلئے بہت کوشش کرتے رہتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے ۔ شیخ محمود احمد ۔

مکرم و معظم جناب شیخ صاحب ! اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔

کوڈالی اور مخالفت کوڈالی جماعت کو آجکل مخالفوں کے ہاتھوں سے بہت کچھ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ اس بارہ میں آگے بھی لکھ چکا ہوں ۔ بعد میں یہ واقعہ ہوا کہ جناب فخر الدین صاحب B ... بیچنے کے واسطے ۲۷ر اپریل کو ارکوڑ گئے تھے ۔ وہاں کے ایک تنگل (سید) کی سازش سے شرارت کرنے کے لئے غیر احمدی فخر الدین صاحب کے ارد گرد جمع ہوئے پھر ہر کونے سے "قادیانی ۔ قادیانی کافر" کی آواز آنے لگی اچانک لوگ اس اکیلے نہتے احمدی پر ٹوٹ پڑے تو فخر الدین (صاحب) جان بچانے کیلئے بھاگا تب لوگ بھاگنے والے . . . . . مظلوم پر پتھر برسانے لگے ۔ بیچارا مارے خوف کے نہر میں کود پڑا ۔ وہاں سے خدا خدا کر کے کوٹ دیش میں آکر پناہ لیا ۔ اسی طرح دن بدن کوڈالی اور اسکی نواح میں مخالفت بڑھتی جاتی ہے جسوقت فخر الدین صاحب کے ماموں جناب عبد الرحمٰن صاحب نے مولینا مولوی عبد الرحیم صاحب کے ذریعہ بیعت کی ہے ۔ اسیوقت سے لیکر آج تک مخالفت جاری ہے ۔ بہت تکلیف اٹھانیوالا بھی وہی ہے ۔ مخالف لوگ کہتے ہیں کہ ہم عبد الرحمٰن کو پھر اپنی طرف لانیکے لئے ہی ہم انکو تکلیف دیتے ہیں ۔ بکا بجڑو کے بازاروں سے گذر جانا احمدیوں کو بہت مشکل ہو گیا ہے ۔ احمدیوں کو دیکھتے ہی استہزا کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ اسلئے رات کو چھپ چھپ کر احمدی یہاں آتے ہیں ۔ الغرض اس مصیبت سے ناقابل برداشت ہو کر حکام کو توجہ دلانے کیلئے ایک عرضی تیار کر کے جائنٹ مجسٹریٹ تالیچری اور ڈی ۔ ایس ۔ پی ۔ شمالی مالابار کو بھیجی گئی ۔ اس معاملہ میں تفتیش کرنے کیواسطے پولیس کو حکم آیا ہوا ہے ۔ بعض روک ٹوک سے ابتک پولیس کا نجر ورمیں نہیں گئی ۔ انشاء اللہ دو تین روز کے اندر اس معاملہ میں کچھ فیصلہ ہو جائیگا ۔

نئی تبدیلیاں انجمن احمدیہ کیساتھ ہی کنانور انجمن کے جائنٹ سکرٹری ای کویا کنجی صاحب کاروباری معاملات پر گوپال پور جانے والے ہیں ۔ اسلئے انکی جگہ ایک شخص کو انتخاب کرنے اور بعض ضروری امور پر سوچنے کے لئے ۔ یکم مئی کو ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب محمد کنجی صاحب کیا گیا ۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب بہاری بھی حاضر تھے ۔ جماعت کے متحد رائے سے سابق سکرٹری پی ۔ محمد صاحب کو جائنٹ سکرٹری کے عہدہ پر انتخاب کیا گیا ۔ اسکے بعد بھی دو تین جلسے کئے تھے ۔ انہیں سے ۱۷ر مئی کے جلسہ خاص قابل ذکر ہے اسمیں ایک فیصلہ یہ ہوا کہ ایک کارکن کمیٹی مقرر کریں ۔ یہ کمیٹی پانچ ممبروں پر مشتمل ہے ۔ انکے اسمائے گرامی درج ذیل کرتا ہوں ۔ ۱ے ۔ ایس حسین صاحب ۲ے ۔ ای عبد الرزاق صاحب ۳ے ۔ کے عبد القادر صاحب (سیٹھ صاحب) ۴ے ۔ پی ۔ ایم حسن کنجی صاحب ۵ے ۔ پی علی کنجی عراف صاحب ۔

ہماری لائبریری کے واسطے ایک الماری پچاس روپیہ کو لی ہے ۔ کچھ رقم امسال قبرستان پر بھی خرچ کرنی پڑی ۔ ساتھ ہی گذشتہ ماہ میں ایک سو اسی روپیہ چندہ ہوا ہے ۔

احمدیہ مسجد پنگاڑی کی افتتاحی تقریب بفضل ایزدی عرصہ ایک ماہ ہوا مسجد احمدیہ پنگاڑی کی تعمیر پوری ہو چکی ہے حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب ۱۲ر مئی کو پنگاڑی تشریف لیگئے ۔ اتفاق حسنہ سے جناب احمد کنجی صاحب کالی کٹ سے وہاں آگئے ۔ قرار پایا کہ مسجد کی افتتاحی تقریب ۱۴ر اپریل بروز جمعہ کو منائیں اس قرار داد کے مطابق کنانور وغیرہ شہروں کی جماعت کو بھی مدعو کیا گیا یہاں کے سکرٹری کے ایم ۔ ابراہیم کنجی صاحب اور پانچ چھ دیگر احباب بھی ۱۲ر تاریخ کو روانہ ہوئے ہمارے طرف سے ایک گھڑی مسجد کی استعمال کیواسطے ساتھ دی گئی ۔ خطبہ جمعہ حضرت مولوی (بہاری) صاحب نے پڑھا ابراہیم کنجی صاحب نے خطبہ مالاباری زبان میں ترجمہ کر کے سنا دیا ۔ مولوی کنجی صاحب غیر مبائع اور انکے ساتھی بھی باہر ایک بنچ پر بیٹھے تھے ۔ پھر ایم احمد کنجی صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب نے دو الگ الگ مضمون پر لیکچر دیا ۔ اسی رات کی گاڑی پر سکرٹری صاحب وغیرہ کنانور تشریف لے آئے ۔ دوسرے دن پنگاڑی جماعت کی درخواست پر حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نے "ثبوت مسیح موعود" علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک لیکچر نئی مسجد میں دیا ۔ مولوی کنجی صاحب باہر تشریف رکھتے تھے ۔ مگر فساد برپا کرنے کے لئے جیسے حضرت مولینا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر کے اثناء میں انہوں نے فساد کیا تھا ۔ وہ اس کو مولوی صاحب اور کنجی کویا صاحب وغیرہ کنانور پہنچے ۔ حضرت مولوی صاحب کے یہاں سے رخصت ہونے کے بعد سنا ہے ۔ کہ مولوی کنجی نے وعظ شروع کر دیا ہے ۔ جو ہمارے خلاف ہے ۔ حضرت مولوی صاحب دوسرے دن یہاں سے کوڈالی تشریف لیگئے تاجر محمد پنگاڑی نے اب تک مولوی کنجی صاحب کے دامن کو نہیں چھوڑا ۔ اکثر لوگ (جیسے انکے ساتھی) ان سے متنفر ہیں ۔ اب انکا حال یہاں تک پہنچ گیا کہ غیر احمدی کہتے ہیں (ان سے) "مولوی صاحب آفریں ! خدا کے فضل سے آپ ہمارے طرف قریباً پہنچ گیا ہے ۔" خدا انپر رحم فرماوے ۔

ایک احمدی پٹ گیا ہمارے ٹن میکر عبد القادر صاحب سے آپ خوب واقف ہیں ۔ ۲ر مئی کا واقعہ ہے کہ وہ قریب کے ایک ہندو ہوٹل میں دوپہر کے وقت انگارا اٹھانے گئے ۔ فوراً کل احمد علی راجہ کے لئے پارک مسمی مامو کو (محمود) کہیں ہندوؤں میں رمضان میں چاء پیتے ہوئے دیکھا ۔ اسطرح کیلئے ہندوؤں میں خدا کے حکم کا بے حرمتی کرنے کا نظارہ نے انہیں بہت رنجیدہ کیا ۔ عبد القادر صاحب جلد باز اور تیز مزاج شخص ہے فوراً اس جوان سے کہا کہ اندر جا کر بیٹھو یہاں اسطرح کرنا مناسب نہیں ہے ۔ اس جوان نے سختی سے جواب دیا ۔ آخر لڑائی تک نوبت پہونچی عبد القادر صاحب